رجسٹرڈ نمبر ال ۳۸۳



توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس کی نقل بھی کرتے ہیں اور کریں بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور مستزادات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نمونہ بنا ہے۔ دو نمبر کی کاپی پر تہریاں پڑھائیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ سال کی اصابت بے روئے رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ طلب کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنجائیے اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشاء مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ ما نمبر شما بسلامت۔ بنا بریں ایسا ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ سلام و دوم نہیں تو قدر کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دونا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ ترہم کہ نہیں بیٹھے کر ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار مطالبات منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزار ہا خریداروں کے روزنامچہ پر نیاز مند نمبر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور بدمزگی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جو حضرات خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی رسائی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی مسلک کی پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک اُن میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۱

مضامین

۱۰ جنوری ۱۹۲۹ء

ساقی نامہ

سال ماضی وحال

پھر رت عنب کی یاد آئی / پھر آئی جمائی پہ جمائی
ساقی سال جدید آیا / لے کر پیغام عید آیا
غسل روزانہ ہے مرغوب / وہ پینے پلانے کا بھی کچھ لطف
پلا اس وقت خوب سی مے / اور پھر مستان کی بول دے بچے
کیا سرد ہوا ہے کیا گھٹا ہے / دے آگ وہ جس کا ورق ہوئے
ہے اس کے ہے سوئی سوئی عقل / لگتا کسی کام میں نہیں دل
گرول پھر کا رقص ہو جائے / سردی کھا یاد ماغ گرا سے
اٹھیسویں سال کا ہے آغاز / کروے کے آریکے کا ور باد
ہوئے سے دماغ دل کی خشکی / ہم کھائیں قمش کے ساتھ خشکی
ہیں جسم پر گرم کپڑے اونی / بیٹھے ہیں رہائے ور پہ دھونی
مل جائے جو ساغر مے ناب / کیوں ہو سکی سمور و سنجاب
گلی میں رند مست ہو جائیں / پھر فکر و دغا کے کی منزلیں
ہو جائے نہ مہر یہ آزار / بے کھٹکے کریں وہ سیر گلزار
ہے دامن کوہ اک پرستان / یورپ کے سیشن میں جہاں
کوئی سر ہند پر گرم رو ہے / بر میں لیبس ڈیرہ تو ہے
پیدل جو کوئی چل رہی ہے / عشاق کے دل مچل رہی ہے
سائیکل پہ ہے کوئی سیر کرتی / پڑھتی ہے کوئی کوئی اترتی
ڈنیا ہے کہ دو چار اترتی / ٹھنڈے بیٹھے ہیں ہم ہی گھر میں
ہنستا ہے جو کوئی کھل کھلا کر / مرجائے ہیں اپنے عہد کر
روتی بھی نہیں وہاں بھی منحوس / کس طرح کٹے یہ جاڑا مردود
املیاں ہیں تھیں اور آکلاتے / شرماتے ہیں اپنے ادا شکر کرتے
پھرتے ہیں اچھلے فیر لنگور / ہم گھر کی بیٹھی ہیں گھر پہ
دکھی دور کار ہے نہ دم ہے / ٹھنڈے کی جام ہم ہے
ٹھرے کے جام دے مسلسل / حس و حرکت نہ ہو مسلسل
بھرتی ہیں ہر ایک سمت حوریں / پلوادے ہیں تو ہم بھی گھوریں
کنستر سے شراب ناب نکلے / ٹھرے سے آفتاب نکلے
جبریل بستہ ہے جیسے / بہتے لگے پا سے گرم حرارت
پانے کا اذن گرمی سے / کروے تب لطف زندگی ہے
بہا کے شراب اور خرافی / جلدی کر جس کہ نکتہ دانی
وہ جوشش جوانی اب کہاں ہے / آنکھوں میں گرد ہی سماں ہے
پیری میں بھی ہے خضاب کا رنگ / ہے تو گو ہے خضاب کا رنگ
مستی سے ابھی ہے کام باقی / دے بادہ خوشگوار ساقی
ہے رنج خسارے تیرا حال / خالی دھندوں ہے اب نہ تو مال
اس دور کی آس میں ہیں بیٹھے / ہیں سال میں ایک بار پیتے
کھلتا ہے سال کا بٹوارا / سب کھیل خسارے نے بگاڑا
پیسہ و بجٹ تو تنگ ہو گئے / کس طرح کوئی جنبیت روکے
ساقی یہ تھا قدیم منجلہ / ہے رنج خسارہ میں گرفتار
دینے میں شراب کے نہ کرو دیر / اب چشم کرم کا رخ ادھر پھیر
تھی سال گزشتہ اک قیامت / دم بھر نہ تھی جہاں کو راحت
آ کا تھپ اٹھے کمیشن / افزوں ہوئی شدت دل کی الجھن
لہرایا ادھر وہ قومی جھنڈا / اس سمت اچھلا پولیس کا ڈنڈا
گھوڑے اچکا سے لیڈروں پر / سینوں پہ سنگینوں پہ سروں پر
بچوں نے یہاں گوڈ کھائے / غیروں نے چائے انڈے کھائے
اپنوں کو ملی یہاں ملامت / غیروں کی ہوئی وہاں مدارات
یاں سنا ڈنڈے اور شن کا / واں میموں کا کیک کا شین کا
دھوم دھام سے ادھر یہاں مچا تھا / ڈنگل کا ناچ واں رچا تھا
یاں لب پہ تھے نعرہ ہائے گو بیک / واں ہوتے تھے پٹ ہائی اور کیک
ڈنڈا تھا۔ تیز دم پولیس کا / بجا اور بجا تھا بم پولیس کا
جمہور پہ لاٹھیوں کا چلنا / گھوڑوں سے روندنا کچلنا
سنتا ہے اگر تجھے یہ قصہ / صہبا میں لگا دے میرا حصہ
ہے جوش پہ آج طبع موزوں / دکھلا دے نہ جام طرفہ واروں
خار سیدا ہے اشہب تیز / چابک اسے چاہیے تو صہبا
ظاہر میں تو ہوں اک فرس ہے / لیکن یہ غضب کا نکتہ رس ہے
کرتا ہے دشت فکر پہ سے / رکھتا ہے گو کر صورت سنے
چلتا ہے ارادے پر یہ گھوڑا / کیسی اڑی اور کیسا کوڑا
بن کر کھسکتا اور غبار رہ / بھرتا ہے فلک پہ یہ طرارہ
میدان میں اگر جنگ نہ پائی / جھٹ مرکب سا جوا جوانی
گر جب سخت رہیں پہ گہ بکہ پر / گہ سطح زمیں پہ گہ فلک پر
اک برق بلا ہے اس کی شوخی / کیا جوشش تیز پا صبا ہے شوخی
بھونچال ہو جا کہیں جو جستے / بس بھاگ گئے ہوش سامعین کے
دیکھا یہ کہ شوخی اسکی ہنستا ہنسے / اچل اور تھی اس کی سرسراہٹ

بولے یہ تو زبانِ حال ہیں وہ ۔ استاد پولس اے تو رستم کامل
ہے ہے یہ جوش اُڑا لُجھاؤ ۔ ہے اور بھی کوئی آ سینے والا
لے لاؤ جو چھاؤنی لشکر ۔ باندھو تم گیڑیوں میں لنگر
عشق جیسا کروی اُٹھاؤ ۔ افسانہ نئی چالیں اُٹھاؤ
اُچھلو اُچکو سوار و پیادو ۔ جس طرح بنے غبارہ ڈھاندو
دنیا کی کشتہ میں پچھاڑ ۔ جتنی آہوں کی تم اُبھار
گرد اُلیے گے اب جہیں مسلسل ۔ شاید سے بزرگ کی رسی ہر پل
اسوقت رکھو تم کرامت ۔ ان لیڈ یہ آئی تجارت
بیٹھو اس طرح تم نہ تھک کے ۔ روتا یا وہ آیا تو ترپ سے
آتش زدہ دل کے دیکھ پیچھے ۔ تو آج نکلتے تم سے گورے
مٹی سے جو اُگا نہ پتا کوئی ۔ آدمی تو کھے ہیں ... کرن
پیرا آیلنڈ مدعا پولس سے ۔ کیا جانتے جوا یہ رنگ رُوٹ گھٹے
آخر یہ علاج دل میں سوچا ۔ دکھیا آئی تھی کہ جب تو بچے
جس گھر سے اُڑا تھا جو غبارہ ۔ اس پر یاروں نے چھاپا مارا
گرفتار دروازوں سیڑھیاں آئے ۔ کانوں کے تکئے خوب کیا ادا
جھول گیا اس کو اپنا ۔ تڑوا دھکا یا دم گھسٹ
خلعت اصلاحی خوب باندھے ۔ گھونٹے بیل ٹوک ملا تھو پا تھے
ہر خورد و کلاں نے پایا انعام ۔ جاری تھا بخشش عام
بیٹی بر مدعا جب تو آئیں ۔ اخباروں میں چھپ گئے سو سکیں
انصاف کے نام پر یا گئے ۔ اے ساقی اُوش خیال خوش ہے
پیمانہ دے کر دیر سے نہیں پل ۔ مانگ نہ پیچے جو ہے مرا بھی
شیشے سے نکال تو پری کو ۔ گردوں اب اپنی خود سری کو
کیا چیز ہے یہ شراب قہوا ؟ ۔ شہزادیوں نے نقاب اُٹھا
یورپ سے پوچھے جو خاد کابل ۔ بھولے وضع قدیم کا بل
گھوا جو قوام مسیح حالی ۔ بیگم کی نقاب تو ہی ڈالی
نکلیں فلو ادب سے جو باگیں ۔ مارسی سید ان میں چلاگیں
تمدن یہی لباس کا خلاصہ ۔ ادنیٰ ٹوپی ہے مثل کاسہ
ہر گلے پیچے نہ کوئی چیں وار ۔ سینے بھی سیاہ ہو جیب وار
گٹھنوں سے اونچا ایک جامہ ۔ عزیز شرمی کا اُوڑھ کرتا
ادھوری نکہت ایشیائی ۔ یورپ میں سیکھے بے حیائی
اے شاہ تیں ادھر وہ ہی خاہ ۔ سبحان اللہ اعوذ باللہ
حاصل یہ سفر کا ہے بہت خوب ۔ ہے قوم کے مدے شرع محبوب
ستاں تھی یہاں بھی بے حیائی ۔ دولت یورپ میں کیوں اُڑائی ؟

(باقی آئندہ)

راقم ... قدیم

نوٹ: حضرت ... کا ... ساقی نامہ ابھی ختم نہیں ہوا ... [illegible]

جیا ہو یا ... اپنی جینکروں کو ... [illegible] ... ہو ... [illegible]
... نہیں ... اخبار ... [illegible] ... ہے ... [illegible]
... ہے ... [illegible] ... میں ... [illegible]
... عتیق ہے۔ یہ ختم ... [illegible] ... نامے ... [illegible] ... جائے گی ... [illegible]
ناظرین کے نام بھیجی جائے گی ... [illegible] ... مدیر

ساقی نامہ تاپی

الست شاہ پوری کی زبانی

ساقیا دے نئے تاریخ مجھے ۔ وہ سال نو کا نہ ہو تاریخ مجھے
جھکو میرا جو تصور ہو جائے ۔ خود وہ ہوش ابھی مر جائے
سایہ میں میرا پڑتا ہے ۔ ناچتا ہے کبھی وہ گاتا ہے
میں نہیں تشنہ لب ساغر ہوں ۔ میں تو مستانوں کا پیغمبر ہوں
دوسروں پر تو کتاب آتری ہے ۔ مجھ پہ میری شراب اُتری ہے
دہر کی لوٹے جو بیٹھے ہیں ۔ آگ لگ جائے گی میخانہ میں
ساقیا سال نیا آیا ہے ۔ سال میں کون نیا آیا ہے
جب کوئی سال نیا آتا ہے ۔ دل بھرا دے وہی جاتا ہے
عمر عزیز جسم میں پڑ جاتی ہے ۔ عقل کی کل بھی بگڑ جاتی ہے
ہوش ہوتا ہے خطا میرا ۔ سیدھا ہوتا نہیں اُلٹا پھیرا
دو نئی صورت ہے حریف ... ۔ گردش آنکھوں سے عیاں رہ جاتا
ایسے نادان نہیں ہم ساقی ۔ سال نو پر ہوں جو خرم ساقی
کیا کیا سال گزشتہ نے سلوک ۔ ابتک آشتی ہے پیچھے ہیں ہوک
بست و شتم کا تیسرا دیکھا ۔ جو نہ دیکھا تھا وہ فسادیکھا
فرقہ وارانہ ہوئی جنگ جدل ۔ خون کے غضب یہی بہے اول
جان لوا اور کے وٹیکے دیتے ہیں ۔ ملک برباد کیے دیتے ہیں
سوختہ میرا ہوتا بنگلور ۔ کیسا ہی بھر کے لوٹے ہیں شب کو
کوئی گزشتہ نہیں باقی ایسا ۔ جسمیں برپا نہ ہوا ہو فتنا
مجھ کو نیا جام پلا دے ساقی ۔ جس سے دنیا فنا کی ہو بنیادی
وہ نئی جشن ہے مرگ انبوہ ۔ پھر بھی ہوتا ہے خلق اہل انعام
حال وہ حال کہ ہو خوش حال ۔ سال وہ سال جو ہو نیک ستال
مدتوں سے تب ہی اسکی روش ۔ لے کے ساغر آتا ہے پنج خوش
فاتحہ پیچھے جو ماتم پیچھے ۔ دل غمزدہ دیکھ کر بیٹھے
ہائی فتنہ جو ہوں انتا فضیل ۔ زمسرت کی نکل آئے سبیل
قبول دے تو نیچے ملاقی کریم ۔ فتنہ پیدا نہیں کے ساغر انعام
ہو تو عمری میں بیٹھے ہوں ساقی ۔ صبح ہو مست کوٹے جل ساقی

سنہ نو میں بھی ایسا ہو حال — [illegible]
ساقیا کر جلد آرائی ہے — خدمت بجا لا کر [illegible] ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت بہ چین ہے تیرا انتساب
آج پی لے تا [illegible] کل مست

السٹ شاہ پوری

رباعیات

سال ماضی

(خیر مقدم کانگریس)

یا خندہ سے اک سرے سے تھے خیمہ بپا
کیا دھوم ہے کیا ہجوم ہے یاں افتاد
انگلش کو صبح ہی سے سرو قنا ذکر
کلکتہ میں آ گیا ہے تاج کا شاہ

استمداد

اے حضرت مردانہ مدد کو آنا
دو کلمہ خیر منہ سے بھی فرمانا
ہم بھی وہ کریں کہ جو کیا کرتے ہیں
ایسے سو رقم [illegible] ہو دانا

بنگال خاص

کیا خوب کیا ہے خیر مقدم شاباش

اے ہے ادھم سیں گیتا بار ہو جاش
دل میں ہر دم خیال آتا ہے یہی
بیت رنگین دامن ہو نے اس وقت یہ کاش

کمیون ششن

کل ہند کے لیڈروں کا کمیون ششن ہے
ایسے ہی چلن سے کانگریس اچھی ہے
اس میں ہو جائے کا یگانی حاصل
[illegible] حال میں یہ [illegible] ہے

اختلاف آرا

باپ اور بیٹے میں [illegible] آ رہا
تعلیم نہرو تک تو نے ہم کو مانا
کیوں دیکھ کر تو پھر لے بیٹے نہرو کو

نیشنل کانگریس اور پولیٹکل وزارت



خدا اس کی شستی سے بچائے

ہے نار دل اک تو اک پڑا ہے یا [illegible]

سال نو

ساقی پلا دے آج جام نئے تاب
عشرت کے مچ سامنے کر اسباب
پیری میں جوانی کے مزے لوں گا
کرتا ہے غضب میں مجھے کار شباب

۲

بہجت افزا ہو سال نو اے ساقی
ہنگام سحر چلی ہے پروا اے ساقی
پلوا دے خوشی و خرمی کے دو جام
تیرے دم سے گلی ہو ترا اے ساقی

۳

انتیس کا سن جنسی خوشی سے گزرے
اس ماہ ہو جام منہ درستی بھر دے
یا کر یہ سال تو گزرا ہیں یہ خوشی
پھر لے پیاسے نہ دکھ ویلڈ ہم سے

۴

سن اٹھائیس تو نے کو گزرا دیا
آسائش کا جو تھا گلا تو ڑا دیا
تو نے دل سیکڑوں کے ہوا ندکرائی
جل - دور - دفان - ہا - مجھے چھوڑ دیا

۵

آ ہیچ کا اپنے بول بالا ہر وقت
ہر کام ہو کا تو ہو کالا ہر وقت
اس میں جو چھپے نظم ہو مقبول انام
مضمون نثر ہو نرالا ہر وقت

[دست صوم زیر قانون کے لیے]

سمن برغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب [illegible] صاحب [illegible] حکام [illegible] اول تحصیل نگرام ضلع [illegible]
[illegible] ساکن [illegible]

بنام

[illegible] سنگھ

[illegible]

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بہ غیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا
آج بتاریخ [illegible] دستخط میرے اور مہر عدالت کے [illegible]
جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت [illegible]

۶

ہر جو یہ گلشن کا فسانہ درد ہے
ہر سمت اس کی ہے آواز درد ہے
اک بار جو اس کو دیکھ لے مفتوں ہو
اس پہ بھی فراغت کو سمجھا درد ہے

۷

جب تک کہ گلگشت چمن میں ہو آپ رواں
انسان ظلم کے ہیں جب تک ہو جواں
ارمان ہیں زندہ دل اور وہ آنکھ سے
انکے چمن دل ورماغ آب رواں

ذ ندیم

بد نصیبن بنام مسٹر جناتی

اے دل ہم اپنی ہم نفسی کر دیں
اپنی زندگی ہیں کس ہو گئے منکر دیں
نالہ میرا نہیں کر کند یا مرزا ز فغان
شعلہ جو سر مارتا ہے منگر دیں

جیو میاں صاحبزادے ابھی بادل کا شکوہ کیوں ملال دل کا کلیجا ٹھنڈا رہے۔ یہ اس کہنے کا جواب ہے جو تمھاری اور ہمیشہ نے ۱۹ دسمبر کو چھاپا ہے۔ سنو میری جان میں نے تمھیں دیکھا نہیں مگر تمھاری باتوں سے بچپنے کی بو اور ہیچ کے دودھ کی جھپک آتی ہے اس وجہ سے خیال ہوتا ہے کہ اللہ رکھے تم ابھی ایک ہی دیکھ کے کہتی ہوں ابھی تک کو بہلے ہو۔ خیر ہی ابھی اٹھنے اختر ہونے پر ابھی تو اس سے نوسیں دلی ہے ہزاروں مرتبہ جاناں بچوں کے منہ سے سن چکی ہے اللہ کرے تمہاری مر جائے جب وہ دوا ہیں ہونے ہیں تو ان کے منہ سے کرنا بھی اچھا لگتا ہے۔ اس کو سمجھ کانے کا بڑا اشتیاق ہے پھر ان کو بیڑا اٹھا کون دیتا۔ مگر میاں صاحبزادے یہ سچ ہے کہ تمھیں کسی کو ابھی نہیں لگتی چاہے بچہ ہو جاتا ہے جہاں بات ناگوار ہوتی ہے تو اہل جو انھیں جھنجھلا کے کرنے کا شوق ہے پھر آمادہ ہو جاتی ہیں یہ تمہاری تصویر کا ساتھ ہے۔ سچا آدمی تو اسی کا خیال کرے کہ تجھی

بات کہوں کہ ضعیفہ کا مقدوروں کی طرح خوشامد کیوں ذکر سے رہ جو ہے مقدوروں کا حق چھوڑا جو اس دور تک بچی نہیں جانا ہو بچا کے نیرون نہیں کہ معلوم ہوا کہ اور سے مارا سکتے ہیں لیں بیرام کر کا کہ سے کھوا ہاتھ میں آ کا پکڑا اور مٹیں کے لیے ہیں کو کے چکانے کی اور اس سر سے پڑ دی۔ جب آیا پیر سبز آ خوش ہو گئے۔ رمنیں سمجھ نصیحت کے لیں۔ تم طاق کا خواب ہو گیا۔ یہ بھی ایک نماز پڑھنی اور الہ دیا سلطان فارسی کا ہم پاہ بن بیٹھا۔ جب ہو الگا اسی ایران وال سے علی کی ضرب اور شیر کی زبانی

ہر دو برادر بیک طائر



آؤ بھائی رو لیں

کی مثال دے دی گئی۔ بس حضور کی باچھیں کان کی روک کھینچ گئیں۔ اوائی نگاہ بھی کر لی گئی انعام میں بانٹنے۔ میری جان مجھے خوشامد نہیں آتی اور صاف صاف کہتی ہوں کہ اسکول کی صحبت میں تم کو منہ کا سننے کی بری عادت لگی ہے۔ کیا تم نے اُس لڑکے کا قصہ نہیں سنا جو اپنے مولوی کو بددعا دے رہا تھا۔ اسکی کرتے مولوی صاحب کا خیاد آ گئے۔ قضائے کار مولوی صاحب سن رہے تھے جھٹ بول اُٹھے۔ بیٹا اپنی کاکرو کہ پھر مولوی گھر میں نہ آئے۔ میں نہ ہوں گا تو تیرے بھائی کی باری

ہیں ہاں تم نے کتاب لکھی ہے کہ یکتی اعتراض ہو گئے کس نے کلمہ پڑھا تو خدا لگ گئے ہو خدا جانے کیا کیا بی بچوں نکال کے کہ وہی بیٹی اللہ سے ہو رہ گئی۔ تیسرے روز کر دو سے کہ تنہا بھلا کیا ہو کہ روانی اللہ بی بی نے بچھا تا ہیں لے اندھیرے میں گھر نے ہوتے قریب گھر رہا؟ بڑی بات ! مردوں میں ایک تو وہ کہیں گے وہ ان مستورات ہو جب بچھڑتے جا سے بھٹ میں ہار گئے لڑکے کرتے۔ میاں نے عادت کی مشق کرنے سے تمھارا کوئی ہم خیال ہے تو کہ بھی کا علاج ہو گئے ہی دنیا میں سیکڑوں عادتیں ہیں جیسے جیسی اپنی جوروں کو غیروں سے چھپیں کرتے تو پھر آتے دیکھ کے یہ بیبی کا بدلا گوش کاٹ کے لینا بیچ والا بھی ہے۔ ملامت قول ہیں مگر تو یہ بچی ہے ہو قدر نصیحت ہے۔ حدیث میں ہے کہ چار شخصوں کی نماز ادا قبول نہیں ہوتی ان میں سے ایک نافرمان جورو بھی ہے اگر خاوند اسے کسی خطا پر کرے اور خدا وند ہے کیا ہر ایک مجھے اسیر خالب نہیں کیا؟

میری جان جب شوہر اور جورو ہی ہوا ہوتے ہیں اور جورو کو غیر دو سے کے پہلو میں بٹھا دے آگ اور بھونس کا قصہ کرے پھر کو سے کا نہ تو وہ ہو دعا کا حق ہی نہیں رکھتا دو سکتا کرتا اسی کی جان پر پڑے گا۔ رہ گیا جوش و خروش کا قصہ ہو جاتا تو جیتا ہم گزشت میں بیٹھنے والے پیدا ہوتے ہی جو عشق و خروش کو طاق پر رکھ دیتے ہیں۔ سبب سے جیسا ہاں تب سے ہیں اور اب یہاں جوش تھا ہی نہیں جو ختم ہو سکے تم اپنے نادان دوستوں کو اب الشجاعی کی گرما گرم چیزیں میں کھول رہی اور ال پر ہوا بال آ گئے۔ آج نیک زنی کے ساتھ دھوکا کی ملکیاں ہر قسم کے بچے سے ہاتھوں کی شیرا لیں آستین کے سوت سے روٹی کی میں ترقی اقتصادی کے لیے قوم دروازے کے جھٹکے سے کھولنے پر نہیں رکھتا جو اس بیاہ سر کریں یہاں شوہر کی اجازت سے کہ گلم پر نکل گیا تو ذرا سیکھ پاؤں گھر میں بیٹھنے دو جیالوں کے ہاتھ غیروں کے جھنڈوں سے بچیں گے نہ جنگ جو ہے کی لکیار سیکھوں کے سر تو مشہور نہ ہوگی بشر



بھیں بھیں میں میں

"دونوں کی ضد نے خاک میں ہم کو ملادیا"

کی ضرورت رہے گی نہ کوئی بیا شیا کلب گھر میں
ٹھیرا رہ جانے کی شکل ان سے پھر نہ ہوگی دو فرشی حرکا
پھول جھال جا ملیں گی۔ جب پھول چنتے ہے گا۔
شرمی حیا آزاد خیالی اور اس تعلیم جس میں شرع کا
حق نکالا نہیں خدا کا نام بھی کسی کتاب میں نظر
نہیں آتا صدقے قربان ہو جائے گی کو ال جو مشرقی
ماتل ہیں خاتون پر مرینگے۔ پاجامے کی جگہ گھگھرا
ہوگی۔ آدھی آدھی چھاتیاں نارنگیوں کی طرح
انگریزوں میں رنگی دکھائی دیں گی۔ فیشن لو بھی۔
فیشن نے کبھی شرع کی پرواہ کی ہے؟ چلو پھر [illegible]
لے ہوگی خواہ مردوں کی رضامندی سے یا اور آپ
کی دھینگا مشتی سے۔ اسکے بعد کوئی مرد ان کا ہاتھ
[illegible] ہوگا اور کہے گا قرآن میں شراب پینے والوں
کی سزا مقرر نہیں ہے وہ شراب ہی اور تھی جسے خدا نے
رجس شیطان کہا ہے وہ وقت ہی اور تھا [illegible]
ذہن رگ وطن پر پابند رکھتے تھے۔ خود غرض ملاؤں
نے خواہ مخواہ تحریم کے فتوے دے کے ایک مفید اور
صحت گرم کرنے والی چیز کو حرام کر دیا۔ جیسے بڑے
بڑوں نے پی ہے حدیث کی کتابوں میں نبیذ کھجور
کی شراب یا منبہ ہی کی حرمت کا پتا نہیں۔ بھلا
ہارون رشید کا سا جیاد اسلام اسکے قریب جاتا اگر
شرابا حادیث سنتی ہو دیکھ لیتا۔ جو مسلم رم شیری پیتا
[illegible] جاتا اگر عربی
وہ زمانہ جاہلیت سے قریب تھا۔ اسکے علاوہ دوا کے
طور پر استعمال کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔ میاں کے رو؟
تو ہے۔ اس عہد میں شوہر کی غیر حاضری میں [illegible]
صاحبہ! شراب کی حرمت کا مسئلہ [illegible]
علما اور مشکل حل ہو گئی۔ مسیگار سے اس لعنت کا
بہت جلد اخراج ہو گیا۔ اب بیوی بی خوب پیتی ہیں
بیچ کیسٹ پیتی ہیں اعلی شکل میں پیتی ہیں۔ گھر کے
طاق پر بوتلیں چنی ہوئی ہیں۔ میاں کے دوست
ملاقات آتے میاں گھر میں نہیں ہیں تکلف بیگم ہیں
[illegible] بیٹھیے ابھی
ٹھنڈے سے پھر [illegible] گرمی پیدا کرتی ہیں بیگم
[illegible] ساتھ دے دیا [illegible] پیالا

شرعاً بھی درست نہیں۔ خدا کا بھی ڈر [illegible]
شرعی [illegible] خاوند کو بہت دخل ہے [illegible] مستی چڑھالی۔
میری جان مرنا۔ اس وقت کا جوش و خروش
ہو گا کہ اللہ تیری پناہ۔ لیلی، مگر لیلی ہیں لال لال
ڈورے پڑے ہوئے چہرے کا رنگ چڑھ گیا ہے ہیں
یہ تو ان سے باہر نکلا اور لگا پیام سلام کا حق ادا کرنے
سر تا قدم [illegible] کی طرح درست [illegible]
دونوں [illegible]
ارادے کے [illegible]
ایک دوسرے سے چمٹ گئیں جوش و خروش کی بھی
بجلی [illegible] طبعی شعاعوں میں [illegible] پیدا ہوا
شراب کی مہک [illegible] کی آدمی نے
[illegible] شوہر کی یاد کو تنکا بنا دیں [illegible] میاں
کی [illegible] لعنت دل کی کو ٹھری سے کالی [illegible]
دھواں ہو گئی۔ نشے کے [illegible] وفاداری کا شیطان
بھگا دیا۔ میاں کی [illegible] کو پکڑ کے باہر نکال دیا
[illegible] رنگ
سے پرہیز فرمایا۔ بس [illegible]
[illegible]
دشمن بنا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
جام کے بعد انجام کا اندیشہ؟ [illegible]
[illegible]
[illegible] حافظ خیر [illegible]
خیال خواب و خیال [illegible]
[illegible] نکالی ہے

لگا کے برف میں ساقی صراحی سے لا
جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا
[illegible] کی گرمی سے صداری ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible] آواز [illegible] ہے
[illegible] پیالہ [illegible]
[illegible]

[illegible] کی طرف بڑھی
[illegible]
[illegible]
[illegible] ترانے کے [illegible] جانی جان جان جائے جانی
جان جانی جان جان جان۔ [illegible] آواز کی طرف سے
[illegible]
گالوں کے [illegible] سوا سب کے [illegible]
میاں کا [illegible] جوش و خروش
میں آ [illegible] ہو گیا۔ میری جان مرنا [illegible]
[illegible] جوش و خروش [illegible] شرم [illegible]
[illegible]
میرے [illegible] جوش و خروش باقی ہے اور مجھے
بھی ضد ہے۔ دیکھوں کس کا جوش و خروش پہلے
[illegible]
[illegible] شکایت کرتے ہو [illegible]
[illegible]
[illegible] شکایت
[illegible]
[illegible] شکایت [illegible] قرآن کے
معنی مطلب [illegible]
[illegible] جواب [illegible] تیری قدرت [illegible]
شان!

میری جان ابھی تو تمہیں اسلام [illegible]
کا فرق بھی نہیں معلوم [illegible] قرآن [illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible]
[illegible] قوموں کی
[illegible] عورتوں کا گھر سے باہر
ضرورت کے وقت قدم [illegible] ضرورت کے وقت [illegible]
کھول [illegible] آج بھی منع نہیں ہے [illegible] رسول کے
وقت سے آج تک جاری ہے [illegible] قوموں کی [illegible]
[illegible]
حضرت [illegible] کے زمانہ میں جنگ
زخمیوں کی خبر گیری [illegible] حضرت نے

کبھی نہیں ملتا۔ ایک ہی شخص ہے جو کسی مقام پر حاضر ہے اور کہیں نہیں ہے۔ تو جہاں صاحب ... کسی عورت کی گردن پر لات ... ہوتا ہے جواب ہو جاؤں۔ ... عورت بغیر ... کے شکر ... ہے نہ ... سامنے ... سکتی ہے۔ اور ... کے پاس کرنے کے لیے مردوں اور عورتوں ... ترقی لکھا ہے اور اسلام ... اسلام کی شان ... نہیں ... عورت ... بات ... انسان ... قرآن کا ... سے ... کی حالت ... ہیں جو کچھ بیان لکھے گئے ہیں ... سامنے ہیں گے۔

جناب ... تمہاری کتاب ... ہوگی ... اور تم ... ہوگی۔ ... جب ... اپنی کتاب ... ہوتے ... عقل ... ہے جو ... دلیلوں پر تمہاری

لفافہ میں چند سوالوں کا جواب

آپ ... سوال ... نقصان ... محبت ... کے متعلق ... جواب ... کے ساتھ ایک ... جلد آنہ کے ... سے ... کرنے میں ... لفافہ ... ہر ... حاصل کرو۔

پروفیسر آزاد ... انجمن ...

کیا تحقیق کر کے بھی ... ہے یا ... کتاب ... ہے قرآن حدیث اخلاق تاریخ عقل ... داخل کرو اے۔

تم نے جسٹس سلیمان صاحب کی تحریر ... جو ... کے لیے ... ہے ... میں ان کا ... پیش کیا جاتا ہے ...

تاریخ لیگ (نقش عرب)



کاؤن کاؤن کنوینشن

دیہات میں ندیا ... ایک جائے ... کا رستہ ... جائے

تعریف کرتے ہو۔ ایک سلیمان ... میں ... ہے ... اور ... نقصان ... خود نقصان کی ... نہیں لگی۔ اچھا ... میں ... کی ... جلدی کرو ... اور ... ہے جو ... کے

...

هذر ہگر یا گرم هذر !!

... ایک ... ہوتا تھا ... مضمون ... ایک مضمون سے ... ہیں ... دوستوں کی ... سے ... کامیابی ... ہے ... خدا ... ہم ... کیا کرتے تھے ... دوستوں ... ہونے کی ... زبان ... سوال ... اور ... جواب دینا ... گزشت ...

المنتصلات

المنتصر ... نیا سال ... مبارک ہو ... وقت کی ... کریں گے۔

المنتصر ... ایک ... کے ... سامنے ... کر ... ہے ... حکیم ... نہیں ... کی ... ہیں ...

شرطیہ علاج!   شرطیہ علاج!!   شرطیہ علاج!!!

سفید داغ کی جنگی ہمار [illegible] دام پانچ روپیہ (۵)

دسہ کھانسی کی اکسیر دوا اگر آپ دمہ اور کھانسی [illegible] دام پانچ روپیہ (۵)

سفید   بال   جڑ سے   کالا

اگر آپ کے سر [illegible] بال جڑ سے کالا پیدا ہوگا [illegible]

کالا سے گورا [illegible] دام [illegible]

خونی بواسیر [illegible] دام [illegible] پانچ روپیہ ہیں۔

بجلی کی گولی جیسا نام ویسا ہی کام [illegible] دام پانچ روپیہ (۵)

طاقت کی دوا [illegible] دام پانچ روپیہ (۵)

پتہ:۔ جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی مری - دربھنگہ ۲۶

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کرینگے

[illegible] سکہ سنہار کمپنی متھرا کا نام [illegible] ہوتی ہے۔



دونوں ہی ہاتھ ملکر زور سے دوڑیے

لیکن کدھر

ڈاک خانہ کی طرف

کس لیے

[illegible]

انتظار کرنا پڑے گا

پتہ:۔ آتنک نگرہ جامنگر کاٹھیاواڑ

بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

[illegible] سکہ سنہار کمپنی متھرا کا میٹھا بال سدھا [illegible] ......

داد کو جڑ سے فائدہ کرنے والی بے نظیر دوائی

دادگج کیسری [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ سکہ سنہار کمپنی متھرا یو۔پی

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶-۲۷-۲۸ء

[illegible] رکھنے کے قابل۔ [illegible]

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

جلد چہاردہم — رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ — اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۹ء

غذائے روحانی

معروف بہ النغمات

بے نظیر کتاب جس [illegible] ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ [illegible] کا مذاق پیدا لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب طبع نہیں ہوئی

مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لیکے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا فی الحقیقۃ مصنف نے انکوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ